© rasailojaraid.com

مادرملت محترمہ فاطمہ جناح: قائداعظم کی دست راست

قطب الدین عزیز

مادرملت محترمہ فاطمہ جناح قائداعظم محمد علی جناح کی چہیتی اور وفادار بہن تھیں۔ وہ قائداعظم سے سات سال چھوٹی تھیں۔ اپنے بہن بھائیوں میں قائداعظم مس جناح کا سب سے زیادہ خیال رکھتے تھے۔ مس جناح نے اپنے بڑے بھائی کی مثالی شفقت کا تذکرہ اپنی تصنیف ''مائی برادر'' میں کیا ہے۔ مس جناح کا ارشاد تھا کہ قائداعظم ان کے لیے نہ صرف بڑے بھائی تھے بلکہ ان کے والد جناح بھائی پونجا کی بمبئی میں وفات کے بعد انہوں نے اپنے بہن بھائیوں کی پدرانہ شفقت کے ساتھ پرورش کی۔ ۱۸۹۶ء کے وسط میں قائداعظم لندن سے بیرسٹری کی ڈگری لے کر برصغیر واپس آئے۔ کراچی میں اپنے والد جناح بھائی پونجا کو مالی مشکلات سے نجات دلائی اور ان کے قرضے ادا کیے۔ اپنے بہن بھائیوں کی تعلیم پر خاص توجہ دی۔ اگست، ۱۸۹۶ء میں قائداعظم بمبئی ہائیکورٹ میں بحثیت بیرسٹر شامل ہوئے اور ان کی لیگل پریکٹس کا آغاز ہوا۔ ان کے اصرار پر جناح بھائی پونجا اپنے بچوں اور بچیوں کے ساتھ کراچی سے بمبئی منتقل ہو گئے اور قائداعظم نے خاندان کی نگہداشت کا ذمہ لیا۔ وہ مس فاطمہ کو خود بمبئی کے محلّہ باندرہ میں ایک کانونٹ سکول لے گئے اور ان کو داخل کرا دیا۔ مس جناح نے ۱۹۵۴ء میں ایک ملاقات میں کراچی میں مجھے بتایا کہ قائداعظم ان کی تعلیم میں بڑی دلچسپی لیتے تھے۔ ان کی سکول کی فیس ہمیشہ وقت پر ادا کرتے اور ''پاکٹ منی'' سے اپنی بہن کو نوازتے۔ ہر اتوار کے دن قائداعظم اپنی بہن کو وکٹوریہ گاڑی میں بمبئی کی سیر اور ساحل سمندر کا نظارہ کراتے۔ مس جناح کو سمندر کی ریت سے سیپیاں تلاش کرنے کا شوق تھا۔ اس شوق کا آغاز مس فاطمہ جناح کو بچپن میں ہوا تھا۔ جب وہ کراچی میں منوڑہ کے ساحل پر اپنے والد اور عزیزوں کے ساتھ جایا کرتی تھیں۔ ۱۹۰۱ء جب قائداعظم بمبئی میں مجسٹریٹ مقرر ہوئے مس فاطمہ جناح نے بھائی سے اصرار کیا اور ان کی عدالت دیکھی۔ قائداعظم کی بیرسٹری کی شاندار پوشاک یعنی'' سلک اور گاؤن'' مس فاطمہ کو بے حد پسند تھی اور ایک مرتبہ وہ اپنے بھائی کے ساتھ بمبئی ہائیکورٹ بھی گئیں اور اپنے بھائی کو ایک مقدمہ لڑتے ہوئے دیکھا۔

۱۹۰۹ء کے اواخر میں قائداعظم بمبئی کے مسلم حلقہ سے برطانوی ہند کی اعلیٰ ترین قانون ساز اسمبلی Imperial Legislative Council کے ممبر منتخب ہو گئے۔ مس فاطمہ جناح میٹرک پاس کر چکی تھیں۔ وہ ڈینٹسٹ (Dentist) بننا چاہتی تھیں کیونکہ اس زمانہ میں ڈینٹسٹس (Dentists) کی تعداد بہت کم تھی اور امراض دندان کا علاج ایک مشکل عمل تھا۔ قائداعظم نے مس فاطمہ جناح کا کلکتہ میں احمد کالج آف ڈینٹسٹری میں داخلہ کرا دیا

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

اور ان کی تعلیم اور رہائش کا ذمہ لیا۔ مس جناح نے بڑی محنت اور تندہی سے ڈینٹسٹری (Dentistry) کی تعلیم حاصل کی۔ امتحانات میں کامیاب ہوتی رہیں اور ان کے مشفق بھائی ان کی تعلیم میں بڑی دلچسپی لیتے رہے۔ قائداعظم نے مس فاطمہ جناح کے لیے ان کی ڈینٹل پریکٹس کا بھی انتظام کر دیا۔

۱۹۲۹ء میں قائداعظم کی اہلیہ رتی جناح کا بمبئی میں انتقال ہوا۔ قائداعظم کی قانونی اور سیاسی ذمہ داریاں وسیع سے وسیع تر ہو رہی تھیں۔ رتی جناح کی وفات نے ان کی خانگی زندگی میں ایک خلا پیدا کر دیا۔ بمبئی کے پرشکوہ علاقہ مالا بار ہل میں ان کے خوبصورت گھر کا انتظام اور ان کی دس سالہ لڑکی دینا کی پرورش اہم خانگی ذمہ داریاں تھیں۔ اس کٹھن دور میں فاطمہ جناح نے اپنے مشفق بھائی کی خدمت کا فیصلہ کیا اور یہ سلسلہ گیارہ ستمبر ۱۹۴۸ء تک جاری رہا جب قائداعظم مالک حقیقی سے جا ملے۔ برصغیر کی مسلم خواتین کو بیدار کرنا اور تحریک پاکستان کے انصرام میں فاطمہ جناح کا اپنے بھائی کے ساتھ عمل پیہم ایک کلیدی کردار تھا۔ مسلم لیگ کے ہر اہم اجلاس میں فاطمہ جناح قائداعظم محمد علی جناح کے ساتھ شریک رہیں اور مسلم خواتین میں نیا جوش پیدا کیا۔ پردہ دار مسلم خواتین سیاسی جلسوں میں مردوں کے ساتھ شرکت سے گریز کرتی تھیں۔ مس فاطمہ جناح نے خود برقعہ نہ پہنا لیکن ان کا لباس اسلامی احکامات کے مطابق تھا۔ ۱۹۳۸ء میں انہوں نے قائداعظم سے اصرار کیا کہ آل انڈیا مسلم لیگ جس کے وہ صدر تھے اس کی ورکنگ کمیٹی میں خواتین کو نمائندگی دی جائے چنانچہ قائداعظم نے مسلم لیگ کی عاملہ میں بیگم مولانا محمد علی کو شامل کیا جو ہر اجلاس میں پابندی کے ساتھ اور برقعہ میں ملبوس شرکت کرتی تھیں۔ قائداعظم نے مسلم لیگ کی جانب سے ہر صوبہ میں مسلم خواتین کی تنظیم کے لیے جو کمیٹیاں مقرر کیں ان کے دستور کار کے تعین میں مس فاطمہ جناح کا مشورہ شامل تھا۔

۲۳ مارچ، ۱۹۴۰ء کو لاہور میں مسلم لیگ کا تاریخ ساز اجلاس ہوا جس میں تقسیم ہند اور جداگانہ مسلم ریاست کا مطالبہ کیا گیا۔ مس فاطمہ جناح اس اجلاس میں قائداعظم کے ہمراہ ہمہ وقت شریک رہیں اور خواتین مسلم لیگ کے پرچم تلے اتحاد اور سیاسی جدوجہد میں شرکت کی اپیل کرتی رہیں۔ انہوں نے قائداعظم کی صحت کا خاص خیال رکھا اور ان کو وقت پر دوائیاں دیتی تھیں۔

لاہور کے اجلاس سے دس دن قبل قائداعظم کو پلورسی کی تکلیف ہو گئی تھی۔ مس فاطمہ جناح کے ساتھ ٹرین میں بمبئی سے دہلی لاہور جانے کے لیے سفر کر رہے تھے۔ اچانک ان کو پلورسی کا درد ہوا۔ ٹرین میں علاج کی سہولت نہ تھی لیکن مس فاطمہ جناح نے فوراً علاج شروع کیا۔ دوسرے دن نئی دہلی میں ایک ماہر ڈاکٹر نے قائداعظم کا معائنہ کیا اور مس جناح کی فوری طبی امداد کی تعریف کی۔ مس جناح نے ایک موقع پر مجھے بتایا کہ ڈینٹسٹری کی تعلیم میں بہت سے طبی عمل اور علاج شامل تھے اور قائداعظم کے علاج اور معالجہ کے سلسلے میں ان کی طبی تربیت اور معلومات کام آئیں۔

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

حقیقت یہ ہے کہ قائداعظم کے زیارت میں آخری ایام میں مس فاطمہ جناح نے اپنے بڑے بھائی کی بہترین نرسنگ کی۔ ان کے معالج ڈاکٹر دوائیوں کے استعمال میں قائداعظم کی رضامندی کے حصول کے لیے مس فاطمہ جناح کا تعاون ضروری سمجھتے تھے کیونکہ قائداعظم اپنی پیاری بہن ''فتی'' (FATI) کی بات کو جلد مان لیتے تھے۔ ۱۹۴۳ء میں رفیق صابر نے قائداعظم پر بمبئی میں ان کے مکان میں قاتلانہ حملہ کیا۔ قائداعظم نے جرأت کے ساتھ اپنا دفاع کیا لیکن زخمی ہو گئے۔ ملازموں نے رفیق صابر کو پکڑ لیا۔ ڈاکٹر کے آنے سے قبل مس فاطمہ جناح نے اپنے بھائی کے زخم صاف کیے اور مرہم پٹی کی اور عدالت میں پیش ہو کر بیان بھی دیا۔ عدالت نے رفیق صابر کو پانچ سال قید کی سزا دی۔

قائداعظم فاطمہ جناح اور دینا کے ساتھ لندن میں ۱۹۳۰ء کے اواخر اور ۱۹۳۵ء کے ابتدائی ایام میں ہمپ سٹیڈ Hampstead کے علاقہ میں ایک عالیشان مکان میں قیام پذیر رہے۔ برطانیہ کی اعلیٰ ترین قانونی عدالت میں مقدمات لڑتے تھے اور ان کی پیشہ وارانہ آمدنی کثیر تھی۔ خانہ داری کا انتظام اور دینا کی نگہداشت اور تعلیم مس فاطمہ جناح کے فرائض میں شامل تھی۔ قائداعظم کے اس زمانہ کے ڈرائیور بریڈی بری نے ۱۹۸۴ء میں مجھے لندن میں بتایا کہ مس فاطمہ جناح بہترین گھریلو انتظام کرتی تھیں۔ ضیافتوں کا انتظام قائداعظم سے ہدایت لے کر خود کرتی تھیں۔

قائداعظم کے مہمانوں میں برطانوی وزراء، اراکین پارلیمنٹ، مسلم لیگی زعماء اور قانونی ماہرین شامل تھے۔ ان سے گفتگو میں مس جناح بھی شریک رہتی تھیں۔ اس طرح سیاست کے رموز اور طریق کار سے مس فاطمہ جناح واقف ہوتی رہیں اور یہ تربیت ان کے لیے بے حد کارآمد ثابت ہوئی۔ جب وہ ۱۴، اگست ۱۹۴۷ء کے دن پاکستان کے گورنر جنرل قائداعظم محمد علی جناح کی بہن کی حیثیت سے پاکستان کی خاتون اول اور مادرِ ملت بنیں۔ ان کو اور قائداعظم کو ہمہ وقت نئی مملکت کے انصرام اور لاکھوں مہاجروں کی مدد اور آبادکاری کا خیال رہتا تھا اور انہوں نے اس نیک مشن میں عملی اقدامات کیے۔ پاکستان میں مس فاطمہ جناح گرل گائیڈز کی سربراہ تھیں اور فلاحی کاموں کے لیے ان کی رہبری کی۔ گورنر جنرل کی حیثیت سے قائداعظم نے ملک کے درجنوں دورے کیے اور مس فاطمہ جناح ان کے ہمرکاب تھیں۔ قائداعظم کا مارچ ۱۹۴۸ء میں مشرقی پاکستان کا دورہ ان کی صحت کے لیے کافی کٹھن تھا مس فاطمہ جناح مسلسل ان کے ساتھ رہیں اور طبی لحاظ سے تیمارداری بھی کرتی رہیں۔ ان دوروں میں مسلم لیگی خواتین بڑی تعداد میں ان سے ملا کرتی تھیں۔ مس جناح ان کی ہمت بڑھاتیں تعلیم کا پرچار کرتیں اور حب الوطنی کی تلقین کرتیں۔ ان کی مشکلات کے ازالہ کے لیے متعلقہ حکام سے رجوع کرتیں۔ جنگ کشمیر سے متاثر خاندانوں کی مدد اور خبرگیری مس فاطمہ جناح کے لاتعداد فلاحی کاموں میں شامل تھی اور قائداعظم ان کی اور ان کے رفقا کی ہمت بڑھاتے تھے۔

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

ماضی کی یادوں کا تذکرہ کرتے ہوئے مادرملت نے ایک ملاقات میں مجھے بتایا کہ وہ ۲ اور ۳ جون ۱۹۴۷ء کی رات کو کبھی نہیں بھول سکتیں۔ لارڈ مونٹ بیٹن ہندوستان کی تقسیم اور بھارت اور پاکستان کے قیام کا روڈ میپ برطانوی کابینہ سے منظور کرا کر نئی دہلی واپس ہوئے۔

۲ جون کو انہوں نے قائداعظم سے وائسریگل لاج میں ملاقات کی اور برطانوی کابینہ کے فیصلے سے آگاہ کیا۔ اصولی طور سے تقسیم ہند اور مطالبۂ پاکستان برطانوی حکومت نے مان لیا مگر نصف بنگال، نصف پنجاب، آسام کا ضلع سلہٹ، صوبہ سرحد میں ریفرنڈم، صوبہ سندھ اور صوبہ بلوچستان پاکستان کے حدود اربعہ میں شامل تھے جو ایک ٹرن کوٹیڈ (Turn Coated) کی شکل تھی۔ لارڈ مونٹ بیٹن نے قائداعظم سے کہا کہ اگر وہ اس جغرافیائی صورت کا پاکستان نامنظور کر دیں گے تو برطانیہ اقتدار اعلیٰ ہندو کانگرس کے حوالے کر کے برصغیر سے انخلاء کا راستہ اختیار کرے گی۔

قائداعظم رات بھر اس صورتحال پر اپنے رفقاکار سے فون پر گفتگو کرتے رہے۔ مس فاطمہ جناح نے بھی ان کو اپنے ردعمل سے واقف کیا اور مونٹ بیٹن پلان کو منظور کرنے کے حق میں رائے دی کیونکہ اس میں بڑی حد تک مطالبۂ پاکستان کی منظوری کا عنصر شامل تھا۔ کم خوابی کے باوجود قائداعظم ۳ جون ۱۹۴۷ء کی تاریخی میٹنگ میں شرکت کے لیے وقت کی پابندی کرتے ہوئے ایوان وائسرائے تشریف لے گئے اور قیام پاکستان کے مطالبۂ کی منظوری کا اکناف عالم میں ہر نشریاتی ذریعے سے اعلان کر دیا گیا۔ مس جناح کا ارشاد تھا کہ قیام پاکستان کے وقت یہ نوزائیدہ ملک سینکڑوں مسائل سے دوچار تھا اور ہندوستان کی حکومت پاکستان کو منہدم کرنے کے لیے ہر ہتھکنڈہ استعمال کر رہی تھی۔ مالی مشکلات کا اژدھام تھا اور وسائل کم تھے۔ اس کٹھن دور میں قائداعظم نے مثالی جرأت کا مظاہرہ کیا اور وزیراعظم لیاقت علی خان اور ان کے وزراء اور حکومتی عملہ نے عوام کے تعاون سے انصرام مملکت کی بہترین مثال قائم کر دی۔ مس فاطمہ جناح اس زمانہ میں قائداعظم کے سرکاری خطوط اور دستاویزات کا خاص خیال رکھتی تھیں اور ان کے احکامات جلد از جلد وزارت متعلقہ کو ارسال کرتی تھیں۔ حقیقت یہ ہے کہ مس جناح قائداعظم کی سالہا سال سیکرٹری بھی رہیں اور ان کے عملہ کے اراکین کو قائداعظم کی ہدایت جاری کرتی تھیں۔

۹ جولائی ۱۹۶۷ء کو محترمہ فاطمہ جناح کے ڈرائیور نے مجھے اور میری والدہ کو فون پر اطلاع دی کہ محترمہ رحلت فرما گئیں۔ میری والدہ حفیظ بیگم اور میں فوراً موہاٹا پیلس گئے۔ کرنل جلال شاہ اور مرزا ابوالحسن اصفہانی صاحب موجود تھے۔ کراچی سول ہسپتال سے ڈاکٹر اور نرسیں آئیں محترمہ کا طبی معائنہ کیا۔ گرمی زیادہ تھی اس لیے برف کی سلیں مسہری کے قریب رکھ دی گئیں۔ غسل دیا گیا اور شیریں صاحبہ اور ان کے دیگر اعزا نے آخری رسومات کرائیں۔ صدر

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

پاکستان فیلڈ مارشل ایوب خان نے کراچی کے کمشنر سید دربار علی شاہ کو اجازت دے دی کہ مرحومہ کو مزار قائداعظم میں سپردِ خاک کیا جائے چنانچہ شام میں چھ بجے کے قریب ہم سب میت کے ساتھ مزار قائداعظم گئے اور نماز ادا کرنے کے بعد محترمہ کو سپردِ خاک کیا۔ آنکھوں سے ہم سب کے آنسوؤں کے دریا جاری تھے اور ہم مرحومہ کی یاد میں سوگوار تھے۔ محترمہ کا جسدِ خاکی زمین کی آغوش میں تھا لیکن وہاں بھی وہ اپنے پیارے بھائی سے قریب تھیں۔

مادرِ ملت کی یاد ہمارے دلوں میں انمٹ ہے۔ وہ جمہوری عمل میں یقین رکھتی تھیں اور ۱۹۶۴ء کے اواخر میں انہوں نے فیلڈ مارشل ایوب کے خلاف صدارتی انتخاب میں جمہوری تقاضوں کو ملحوظ خاطر رکھ کر حصہ لیا۔ ان کا خیال ضرور تھا کہ شاید وہ کامیاب نہ ہوسکیں لیکن ان کا جذبہ، عقیدہ اور پاکستان سے محبت اتنا مستحکم تھا وہ زندگی کے باقی ایام میں بھی پاکستان کی خدمت کرتی رہیں۔ وہ مادرِ ملت تھیں اور ہمیشہ ہمارے لیے وہ مادرِ ملت رہیں گی۔

(جنگ، لندن، ۱۲ جولائی، ۲۰۰۳ء)

© rasailojaraid.com